عقیدہ علم غیب اور احناف

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

علم غیب اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہے۔ اللہ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا، حتی کہ نبی کریم ﷺ بھی غیب دان نہیں تھے۔ علم غیب کی دو قسمیں ہیں:

① غیب مطلق

② غیب نسبی

غیب مطلق اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ غیب نسبی اللہ تعالیٰ اپنے نبیوں کو بذریعہ وحی عطا کر دیتا ہے۔ قرآن و حدیث اور اجماع امت سے ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ غیب نہیں جانتے۔ اہل سنت والجماعت کے علما نے اس کی تصریح کر دی ہے۔

آپ ﷺ کو بھی بذریعہ وحی بتا دیا جاتا تھا۔ وحی کے علاوہ آپ کچھ نہیں جانتے تھے۔ مخلوقات میں سے کسی کے متعلق غیب کا دعوی کرنا، شرک فی العلم ہے۔

① فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿فَقُلْ إِنَّمَا الْغَيْبُ لِلّٰهِ﴾(یونس: 20)

''(نبی!) کہہ دیجیے کہ غیب اللہ کا خاصہ ہے۔''

② ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ﴾ (الأعراف: 188)

''(اے نبی! کہہ دیجیے) اگر میں غیب جانتا، تو بہت سی بھلائیاں سمیٹ لیتا اور مجھے نقصان نہ پہنچتا۔''

بعض کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو عطائی علم غیب حاصل ہے، جس بنا پر آپ تمام پوشیدہ و ظاہر باتوں سے واقف ہیں۔ یہ آیت اس عقیدے کا صریح رد کرتی ہے کہ اگر عطائی غیب حاصل تھا، تب اللہ تعالیٰ آپ ﷺ سے یہ نہ کہلواتے: ''اگر میں غیب جانتا ہوتا، تو بہت سے بھلائیاں سمیٹ لیتا اور مجھے کچھ بھی نقصان نہ پہنچتا!''

اس کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو عطائی غیب حاصل نہ تھا، بلکہ صرف انہی باتوں کا علم تھا، جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی آگاہ کر دیا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ سے اس عقیدہ کا یوں اظہار کروایا ہے:

﴿وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ﴾ (الأنعام: 50)

''میں غیب نہیں جانتا۔''

① ایک یہودی عالم نے رسول اللہ ﷺ سے چند سوالات کیے، آپ ﷺ نے جواب دیے، وہ یہودی چلا گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

مَا لِي عِلْمٌ بِشَيْءٍ مِنْهُ، حَتّٰى أَتَانِيَ اللّٰهُ بِهِ.

''مجھے کسی سوال کا بھی جواب معلوم نہ تھا، یہاں تک کہ اللہ نے مجھے (بذریعہ وحی) آگاہ کر دیا۔''

(صحيح مسلم: 315)

② ایک شخص نے نبی ﷺ کے دروازے سے اندر جھانکا، تو آپ نے فرمایا:

لَوْ أَعْلَمُ أَنَّكَ تنظُرُنِي لطَعَنْتُ بِهِ فِي عَيْنَيْكَ.

''اگر مجھے علم ہوتا کہ آپ (دروازے کے سوراخ سے) مجھے دیکھ رہے ہیں، تو میں یہ کنگھا آپ کی آنکھوں میں چبھو دیتا۔''

(صحيح البخاري : 6241، صحيح مسلم : 2156)

③ سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ احزاب کے دن تین مرتبہ فرمایا:

مَنْ يَأْتِينِي بِخَبَرِ القَوْمِ .

''کون ہے، جو مجھے بنو قریظہ کے بارے میں خبر دے گا؟''

(صحيح البخاري : 2846، صحيح مسلم : 2415)

④ جادو والی حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ .

''اللہ نے مجھے بتا دیا، جو میں نے اس سے جادو کے بارے میں پوچھا تھا۔''

(صحيح البخاري : 5763، صحيح مسلم : 2189)

⑤ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِقَصْرٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ : لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ؟ قَالُوا : لِشَابٍّ مِنْ قُرَيْشٍ، فَظَنَنْتُ أَنِّي أَنَا هُوَ، فَقُلْتُ : وَمَنْ هُوَ؟ فَقَالُوا : عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ .

''(مجھے خواب آیا کہ) میں جنت میں داخل ہوا، وہاں میں نے سونے کا شاندار محل دیکھا، پوچھا: یہ محل کس کا ہے؟ فرشتوں نے کہا: ایک قریشی نوجوان کا ہے۔ میں نے سمجھا کہ وہ جوان میں ہی ہوں۔ پھر پوچھا کہ وہ کون ہے؟

فرشتوں نے کہا: عمر بن خطاب۔''

(سنن الترمذي : 3688، وسندهٗ صحيحٌ)

⑥ ایک دفعہ باغیوں نے مدینہ میں نبی کریم ﷺ کے اونٹ لوٹ لیے، سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ان لٹیروں کا پیچھا کیا، میں ان پر تیر برساتا رہا اور وہ اونٹوں سے سامان گرا کر اپنا بوجھ ہلکا کرتے رہے، یہاں تک کہ انہوں نے تیس چادریں پھینک دیں، وہ سامان گراتے، تو

جَعَلْتُ عَلَيْهِ آرَامًا مِّنَ الْحِجَارَةِ يَعْرِفُهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهٗ.

''میں اس پر بطور نشانی پتھر رکھ دیتا، تاکہ انہیں رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ پہچان لیں۔''

(صحيح البخاري : 3041، صحيح مسلم : 1807، واللّفظ لهٗ)

دوسری بات یہ ہے کہ ائمہ اہل سنت بالاجماع مخلوق سے علم غیب کی نفی کرتے ہیں، ذاتی اور عطائی کی تفریق نہیں کرتے۔

ائمہ اہل سنت قرآن و احادیث کے دلائل سے بخوبی واقف تھے، ان کے معانی و مفاہیم کو سب سے بہتر جانتے تھے۔ وہ تمام آیات و احادیث جو بعض احباب نبی کریم ﷺ کے عالم الغیب ہونے پر پیش کرتے ہیں، ائمہ متقدمین کو ان کا بخوبی علم تھا، لیکن اس کے باوجود نبی کریم ﷺ سے علم غیب کی نفی کرتے ہیں اور علم غیب کو اللہ تعالیٰ کا خاصہ قرار دیتے ہیں، اگر ان آیات و احادیث سے نبی کریم ﷺ کا ذاتی یا عطائی طور پر عالم الغیب ہونا ثابت ہوتا، تو اسلاف امت ضرور ثابت کرتے۔ ان کا ثابت نہ کرنا اس بات کی دلیل ہے

کہ قرآن وحدیث سے نبی کریم ﷺ کا عالم الغیب ہونا ثابت نہیں ہوتا۔اس کے باوجود اگر آج کوئی کتاب وسنت سے نبی کریم ﷺ یا کسی کا عالم الغیب ہونا ثابت کرے،تو وہ تاویل یا تحریف ہے،حق نہیں۔نیز وہ زبان حال سے یہ باور کروا رہا ہے کہ اسلاف امت ایسے عقیدہ سے ناواقف رہ گئے،جس پر یہ بعد والا مطلع ہو گیا۔یہ واضح الحاد ہے۔

ائمہ اہل سنت والجماعت کے اجماعی واتفاقی عقیدہ کے خلاف کوئی دلیل نہیں سنی جائے گی،کیونکہ حق وہی ہے،جسے ائمہ اہل سنت نے اختیار کیا۔ان کے ہر عقیدہ وعمل کتاب وسنت کے دلائل پر قائم ہے۔

یہی عقیدہ علمائے احناف کی کتب میں درج ہے،ملاحظہ ہو۔

① علامہ قدوری حنفی (428ھ) لکھتے ہیں:

قُلْنَا : النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَطَّلِعْ عَلَى الْغَيْبِ .

''ہم کہتے ہیں:رسول اللہ ﷺ غیب پر مطلع نہیں ہوئے۔''

(التّجريد : 3009/6)

② علامہ سرخسی حنفی (483ھ) لکھتے ہیں:

إِنَّ ذٰلِكَ غَيْبٌ وَّلَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ إِلَّا اللّٰهُ تَعَالٰى .

''یہ غیب ہے اور غیب اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔''

(المَبسوط : 64/16)

③ علامہ قاضی خان (592ھ) لکھتے ہیں:

رَجُلٌ تَزَوَّجَ امْرَأَةً بِشَهَادَةِ اللّٰهِ وَرَسُولِهٖ كَانَ بَاطِلًا لِّقَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا نِكَاحَ إِلَّا بِشُهُودٍ، وَّكُلُّ نِكَاحٍ

يَّكُونُ بِشَهَادَةِ اللّٰهِ وَبَعْضُهُمْ جَعَلُوا ذٰلِكَ كُفْرًا لِأَنَّهٗ يَعْتَقِدُ أَنَّ الرَّسُولَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْلَمُ الْغَيْبَ وَهُوَ كُفْرٌ .

''اگر کوئی شخص نکاح میں اللہ اور رسول کو گواہ بنائے، تو وہ نکاح باطل ہوگا، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گواہوں کے بغیر نکاح نہیں اور ہر نکاح اللہ کی شہادت کے ساتھ ہی ہوتا ہے۔ بعض فقہا نے اسے کفر قرار دیا ہے، کیونکہ وہ شخص رسول اللہ ﷺ کے متعلق علم غیب کا عقیدہ رکھتا ہے اور یہ کفر ہے۔''

(فتاویٰ قاضی خان: 1/157)

نیز لکھتے ہیں:

رَجُلٌ تَزَوَّجَ امْرَأَةً بِغَيْرِ شُهُودٍ فَقَالَ الرَّجُلُ لِلْمَرْأَةِ: **خدا را و پیغمبر را گواہ کردیم**، قَالُوا: يَكُونُ كُفْرًا لِأَنَّهُ اعْتَقَدَ أَنَّ رَّسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْلَمُ الْغَيْبَ وَهُوَ مَا كَانَ يَعْلَمُ الْغَيْبَ حِينَ كَانَ فِي الْأَحْيَاءِ، فَكَيْفَ بَعْدَ الْمَوْتِ .

''اگر کسی شخص نے کسی عورت سے بغیر گواہوں کے نکاح کیا اور عورت سے کہے: ہم (نکاح پر) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو گواہ بناتے ہیں۔ تو فقہا کہتے ہیں کہ یہ کفر ہے، کیونکہ اس نے رسول اللہ ﷺ کے عالم الغیب ہونے کا عقیدہ رکھا ہے، حالانکہ آپ ﷺ اپنی حیات مبارکہ میں غیب نہیں جانتے تھے، تو وفات کے بعد غیب کیسے جان سکتے ہیں۔''

(فتاویٰ قاضی خان: 4/468-469، وفی نسخۃ، ص 883 طبع نولکشور)

④ ابن مازہ حنفی (616ھ) لکھتے ہیں:

تَزَوُّجُ امْرَأَةٍ بِشَهَادَةِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ لَا يَجُوزُ؛ لِأَنَّ هٰذَا نِكَاحٌ لَّمْ يَحْضُرْهُ شُهُودٌ، وَعَنْ أَبِي الْقَاسِمِ الصَّفَّارِ رَحِمَهُ اللّٰهُ أَنَّهٗ قَالَ : يُكَفَّرُ مَنْ فَعَلَ هٰذَا؛ لِأَنَّهٗ اعْتَقَدَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَالِمُ الْغَيْبِ .

''کسی شخص کا اللہ اور رسول اللہ ﷺ کو گواہ بنا کر شادی کرنا جائز نہیں، کیونکہ اس نکاح میں گواہ حاضر نہیں ہوئے۔ قاسم صفار رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو ایسا کرے گا، اس کی تکفیر کی جائے گی، کیونکہ اس نے رسول اللہ ﷺ کے عالم الغیب ہونے کا عقیدہ بنایا ہے۔''

(المُحيط البُرهاني في الفقه النُّعماني : 29/3)

⑤ علامہ عثمان بن علی، زیلعی حنفی (743ھ) لکھتے ہیں:

اَللّٰهُ تَعَالٰى هُوَ الْمُنْفَرِدُ بِعِلْمِ الْغَيْبِ .

''صرف اللہ ہی علم غیب جانتا ہے۔''

(تبيين الحقائق : 105/3)

⑥ علامہ عینی حنفی (855ھ) لکھتے ہیں:

قَوْلُهٗ : «إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ» عَلٰى مَعْنَى الْإِقْرَارِ عَلٰى نَفْسِهٖ بِصِفَةِ الْبَشْرِيَّةِ مِنْ أَنَّهٗ لَا يَعْلَمُ مِنَ الْغَيْبِ إِلَّا مَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ مِنْهُ .

''آپ ﷺ کا فرمان کہ میں بشر ہوں، اس بات کا اقرار ہے کہ آپ صفت بشریت سے متصف ہیں اور بشر کچھ بھی غیب نہیں جانتے، سوائے اس کے جو اللہ تعالیٰ انہیں بتا دے۔''

(عمدة القاري : 247/24)

نیز لکھتے ہیں:

قَوْلُهٗ : «إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ» اَلْبَشَرُ يُطْلَقُ عَلَى الْجَمَاعَةِ وَالْوَاحِدِ يَعْنِي أَنَّهٗ مِنْهُمْ، وَالْمُرَادُ أَنَّهٗ مُشَارِكٌ لِلْبَشَرِ فِي أَصْلِ الْخَلْقَةِ وَلَوْ زَادَ عَلَيْهِمْ بِالْمَزَايَا الَّتِي اخْتَصَّ بِهَا فِي ذَاتِهٖ وَصِفَاتِهٖ، وَقَدْ ذَكَرْتُ فِي شَرْحِ مَعَانِي الْآثَارِ وَفِي قَوْلِهٖ : «إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ» أَيْ مِنَ الْبَشَرِ وَلَا أَدْرِي بَاطِنَ مَا يَتَحَاكَمُونَ فِيهِ عِنْدِي وَيَخْتَصِمُونَ فِيهِ لَدَيَّ، وَإِنَّمَا أَقْضِي بَيْنَكُمْ عَلٰى ظَاهِرِ مَا تَقُولُونَ، فَإِذَا كَانَ الْأَنْبِيَاءُ، عَلَيْهِمُ السَّلَامُ، لَا يَعْلَمُونَ ذٰلِكَ فَغَيْرُ جَائِزٍ أَنْ تَصِحَّ دَعْوَةُ غَيْرِهِمْ مِنْ كَاهِنٍ أَوْ مُنَجِّمٍ الْعِلْمَ، وَإِنَّمَا يَعْلَمُ الْأَنْبِيَاءُ مِنَ الْغَيْبِ مَا أُعْلِمُوا بِهٖ بِوَجْهٍ مِّنَ الْوَحْيِ .

''فرمانِ نبوی کہ میں بشر ہوں، بشر کا لفظ جماعت اور واحد دونوں پر بولا جاتا ہے، مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ جنس بشر سے ایک فرد ہیں، آپ اصل تخلیق میں بشر کے ساتھ مشترک ہیں، اگر چہ ذات وصفات میں بہت سے خصائص کی وجہ سے آپ ﷺ عام انسانوں سے بڑھ کر ہیں، یہ خصائص شرح معانی الآثار میں مذکور ہیں۔ آپ ﷺ کا یہ فرمان کہ میں بشر ہوں، اس کا مفہوم یہ ہے کہ میں بشر میں سے ہوں اور میں آپ کے جھگڑوں کی باطنی حقیقت نہیں جانتا،

آپ میرے پاس فیصلے کے لیے آتے ہو، تو میں ظاہری اقوال کے مطابق فیصلہ کر دیتا ہوں۔ جب انبیا غیب نہیں جانتے تو کسی کاہن، نجومی وغیرہ کی طرف سے یہ دعویٰ درست ہونا ممکن نہیں۔ انبیا غیب میں سے صرف وہی جانتے ہیں، جن کی انہیں وحی کی کسی قسم کے ذریعے خبر دے دی گئی ہو۔''

(عمدة القاري، تحت الحديث: 7181)

⑦ علامہ ابن نجیم حنفی (970ھ) لکھتے ہیں:

فِي الْخَانِيَّةِ وَالْخُلَاصَةِ لَوْ تَزَوَّجَ بِشَهَادَةِ اللّٰهِ وَرَسُولِهٖ لَا يَنْعَقِدُ وَيَكْفُرُ لِاعْتِقَادِهٖ أَنَّ النَّبِيَّ يَعْلَمُ الْغَيْبَ.

''خانیہ اور خلاصہ میں لکھا ہے کہ اگر ایک شخص اللہ اور رسول کو گواہ بنا کر نکاح کرے، تو وہ نکاح منعقد نہیں ہوگا اور وہ بندہ اس اعتقاد کی وجہ سے کافر ہو جائے گا کہ رسول اللہ ﷺ غیب جانتے ہیں۔''

(البَحر الرّائق: 94/3)

⑧ علامہ ملا علی قاری حنفی (1014ھ) لکھتے ہیں:

لَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ إِلَّا اللّٰهُ وَإِنَّمَا يَعْلَمُ الرَّسُولُ مِنَ الْغَيْبِ مَا أُخْبِرَهٗ.

''اللہ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا اور رسول اللہ ﷺ غیب کی وہی خبریں جانتے ہیں، جن کے متعلق آپ کو خبر دے دی گئی ہے۔''

(مِرقاة المَفاتيح شرح مِشكاة المَصابيح: 2065/5)

نیز لکھتے ہیں:

إِنَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا يَعْلَمُ مِنَ الْغَيْبِ إِلَّا بِمَا يُعَلَّمُ.

''رسول اللہ ﷺ صرف وہی غیب جانتے تھے، جو آپ کو سکھا دیا گیا تھا۔''

(مِرقاة المَفاتيح شرح مِشكاة المَصابيح : 637/2)

مزید لکھتے ہیں:

قَالَ النَّوَوِيُّ : فِيهِ تَنْبِيهٌ عَلَى الْحَالَةِ الْبَشَرِيَّةِ، وَأَنَّ الْبَشَرَ لَا يَعْلَمُ مِنَ الْغَيْبِ وَبَوَاطِنِ الْأُمُورِ شَيْئًا إِلَّا أَنْ يُطْلِعَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى شَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ .

''حافظ نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس میں بشر کے احوال پر تنبیہ ہے، یقیناً بشر غیب اور معاملات کے باطن سے واقف نہیں ہوئے۔ الا یہ کہ کسی معاملہ کی خبر اللہ اسے دے دے۔''

(مِرقاة المَفاتيح شرح مِشكاة المَصابيح : 2441/6)

نیز لکھتے ہیں:

إِنَّهٗ يُوحِي اللّٰهُ تَعَالٰى إِلَيْهِمْ مِنْ عِلْمِ الْغَيْبِ مَا يُوحِي .

''اللہ انبیا کو علم غیب کے متعلق وحی کرتے تھے، جو بھی کرتے تھے۔''

(مِرقاة المَفاتيح شرح مِشكاة المَصابيح : 3588/8)

نیز لکھتے ہیں:

اَلْحَاصِلُ أَنَّهٗ يُرِيدُ نَفْيَ عِلْمِ الْغَيْبِ عَنْ نَفْسِهٖ، وَأَنَّهٗ لَيْسَ بِمُطَّلِعٍ عَلَى الْمَكْنُونِ .

''حاصل کلام یہ ہے کہ آپ ﷺ نے خود سے علم غیب کی نفی کی ہے، آپ پوشیدہ چیزوں کو نہیں جانتے۔''

(مِرقاة المَفاتيح شرح مِشكاة المَصابيح : 3345/8)

نیز لکھتے ہیں:

اَلْحَاصِلُ أَنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يَعْلَمُوا الْمُغَيَّبَاتِ مِنَ الْأَشْيَاءِ إِلَّا بِمَا أَعْلَمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى أَحْيَانًا وَّقَدْ صَرَّحَ عُلَمَاؤُنَا الْحَنَفِيَّةُ بِتَكْفِيرِ مَنِ اعْتَقَدَ أَنَّ النَّبِيَّ يَعْلَمُ الْغَيْبَ لِمُعَارَضَةِ قَوْلِهٖ تَعَالٰى : ﴿قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّماوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللّٰهُ﴾ كَذَا فِي الْمُسَايَرَةِ لِلْإِمَامِ ابْنِ الْهُمَامِ .

''حاصل کلام یہ کہ انبیائے کرام علیہم السلام پوشیدہ چیزوں کو نہیں جانتے، صرف وہی کچھ جانتے ہیں، جس کا علم انہیں اللہ نے دیا ہو۔علمائے احناف نے اس شخص کی صراحت کے ساتھ تکفیر کی ہے، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے علم غیب کا دعویٰ کرتا ہے، کیونکہ یہ دعوی اللہ کے اس فرمان کے معارض ہے: ''اے پیمبر! کہہ دیجئے کہ زمین وآسمان کے غیب کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔'' المسایرۃ لابن ہمام میں یہی لکھا ہوا ہے۔''

(شرح الشِّفا : 466/2، شرح الفقه الأكبر : 185 المسايرة لابن الهمام : 88/2)

⑨ علامہ عبدالحق دہلوی (1052ھ) لکھتے ہیں:

إِنَّمَا مَنَعَهُنَّ عَنْ ذٰلِكَ كَرَاهَةَ أَنْ يُسْنَدَ عِلْمُ الْغَيْبِ إِلَيْهِ مُطْلَقًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ إِلَّا اللّٰهُ .

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچیوں کو منع کر دیا، کیونکہ آپ اپنی طرف مطلقا علم غیب کی نسبت کو ناپسند کرتے تھے۔اللہ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا۔''

(لمعات التّنقیح : 43/6)

نیز لکھتے ہیں:

اَلْعُلُومُ الَّتِي يُتَوَصَّلُ بِهَا إِلَى الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللّٰهُ .

''وہ علوم، جن کے ذریعے غیب تک رسائی حاصل کی جاتی ہے، انہیں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔''

(لمعات التّنقیح : 625/3)

نیز لکھتے ہیں:

لَا عِلْمَ لَهٗ بِالْغَيْبِ إِلَّا بِتَعْلِيمِ اللّٰهِ تَعَالٰى .

''آپ ﷺ کے پاس غیب کا صرف وہ علم تھا، جو اللہ نے آپ کو سکھایا تھا۔''

(لمعات التّنقیح : 540/8)

⑩ پانچ سو حنفی فقہاء کا فتویٰ ہے:

رَجُلٌ تَزَوَّجَ امْرَأَةً، وَلَمْ يَحْضُرِ الشُّهُودُ قَالَ : خُدَايَرَا وَرَسُولُ رَا كَوَاهُ كَرْدَمْ، أَوْ قَالَ : خُدَايَ رَا وَفِرِشْتَكَانَ رَا كَوَاهُ كَرْدَمْ، كَفَرَ .

''جس نے بغیر گواہوں کے شادی کی اور کہا: میں خدا اور رسول ﷺ کو گواہ بناتا ہوں، یا کہا: خدا اور فرشتوں کو گواہ بناتا ہوں۔ تو وہ کافر ہو جائے گا۔''

(فتاویٰ عالمگیری: 266/2)

⑪ علامہ محمود آلوسی حنفی (1270ھ) لکھتے ہیں:

بِالْجُمْلَةِ عِلْمُ الْغَيْبِ بِلَا وَاسِطَةٍ كُلًّا أَوْ بَعْضًا مَخْصُوصٌ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا لَا يَعْلَمُهٗ أَحَدٌ مِّنَ الْخَلْقِ أَصْلًا .

''بہر حال بغیر کسی واسطے کے کلی علم غیب یا بعض علم غیب، اللہ کے ساتھ خاص ہے۔مخلوق میں سے کوئی بھی غیب کونہیں جانتا۔''

(روح المَعاني : 223/10)